Regd No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ۔ الفضل لاہور

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے

ششماہی ۱۳ "

سہ ماہی ۷ "

ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱

یوم سہ شنبہ

۲۲ جمادی الاول ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ | ۱۹ تبلیغ ۱۳۳۱ھ ش | ۱۹ فروری ۱۹۵۲ء | نمبر ۴۳

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۸ فروری ۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے آج نسبتاً بہتر رہی احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں ۔

حضرت مرزا برکت علی صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات

لاہور ۱۸ فروری - حضرت مرزا برکت علی صاحب رضؓ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے اور مخلص صحابی تھے ۔لمبی بیماری کے بعد آج پونے سات بجے شام بقضائے الٰہی وفات پا گئے ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ جنازہ کل صبح ۸ بجے ان کے مکان متصل مسجد احمدیہ اسلامیہ پارک پونچھ روڈ سے اٹھایا جائے گا۔ احباب وقت مقررہ پر تشریف لا کر نماز جنازہ میں شریک ہوں نیز بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں ۔ (مظفر الدین اسلامیہ پارک لاہور)

سیالکوٹ میں جماعت احمدیہ کے جلسہ پر احراری شرپسندوں کی منظم یورش

راہ چلتے احمدیوں پر شدید سنگ باری ۔۔ ۴۰ سے زائد احباب بُری طرح مجروح ہوئے

لاہور ۱۸ فروری ۔ پرسوں جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے سالانہ جلسہ کے افتتاحی اجلاس پر احراری شرپسندوں نے منظم یورش کی ۔ اگرچہ وہ پولیس اور حکام ضلع کی موجودگی میں بار بار کی منظم کوشش کے باوجود جلسے کو تہ و بالا کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے ۔ لیکن انہوں نے نہایت دلآزار نعرے لگا لگا کر انتہائی شرمناک حرکات کا مظاہرہ کیا ۔ اور جلسہ گاہ سے لوٹنے والے احمدیوں پر شدید سنگ باری کی ۔ اس کے نتیجہ میں ۴۰ سے زائد احباب بُری طرح زخمی ہوئے ۔ نیز انہوں نے شہر میں بھی مختلف مقامات پر احمدیوں کو زدوکوب کیا ۔ اور جی بھر کر ہلڑ مچایا ۔ حکام سے تعاون کرتے ہوئے دوسرے روز کا جلسہ ملتوی کر دیا گیا ۔ لیکن اسی رات احراریوں نے اپنی امن شکنی کے باوجود جلسہ کر کے اس میں انتہائی اشتعال انگیزی فحش کلامی اور دریدہ دہنی سے کام لیا ۔ ہمارے نامہ نگار کی ارسال کردہ روئیداد درج ذیل ہے ۔

روئیداد جلسہ جماعت احمدیہ سیالکوٹ

مورخہ ۱۶ - ۱۷ فروری ۱۹۵۲ء بروز ہفتہ اتوار جلسہ کے لئے تاریخیں مقرر تھیں ۔ جلسہ کا بڑا حصہ اتوار کے دن کے لئے تھا ۔ اور ہفتہ کے دن صرف ایک مختصر سا اجلاس تربیتی تقاریر کے لئے رکھا گیا تھا ۔ چنانچہ اتوار کی صبح کو بیرونجات و مضافات سے کثیر تعداد میں دوست ریل گاڑیوں اور لاریوں سے تشریف لائے ۔ اصل میں ہمارا جلسہ گذشتہ نومبر میں ہونا تھا ۔ اس وقت حکام ضلع کی ہدایت پر دو ماہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا تھا ۔

حسب معمول احرار نے جلسہ میں گڑبڑ پیدا کرنے کے لئے پہلے سے تیاریاں شروع کر رکھی تھیں ۔ اور اپنے بعض علماء سے احمدیوں کے متعلق واجب القتل ہونے کے فتاوے کا بھی اعلان کرایا ۔ انہوں نے ۱۶ فروری کو ۲ بجے جلسہ کے وقت مجمع بنا کر اور یہ اعلان کرتے ہوئے کہ جلسہ نہیں ہونے دیا جائے گا ۔ جلسہ گاہ کا رخ کیا ۔ یہ لوگ مختلف ٹولیوں میں تھے اور ہر ٹولی میں یہی دیکھا گیا کہ چند اشخاص بمشکل دو دو تین تین ہوتے اور باقی بے سمجھ بچوں اور نوخیز لڑکوں کا ہجوم ساتھ ہوتا جس میں سکولوں کے طلباء کو بھی شریک کیا ہوا تھا ۔ وہ چکر کاٹ کاٹ کر مختلف سمتوں سے کئی بار حملہ کرنے کے لئے آئے ۔ مگر ہر بار افسران پولیس کے ذریعہ ان کو روکا ۔ جلسہ کی کارروائی نہایت سکون و اطمینان کے ساتھ جاری رکھی گئی ۔

شدید سنگباری

اختتام جلسہ پر منتظمین جلسہ کو حکام نے ہدایت کی کہ وہ ریلوے سٹیشن والی سڑک سے جماعت کو جانے کی ہدایت کریں ۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا ۔ لیکن اس وقت مظاہرین میں سے کچھ آدمی اور لڑکے ریلوے کی دیوار کی لائن والی جانب پہنچ گئے تھے ۔ اور جلسہ سے لوٹنے والوں پر ریلوے لائن کی طرف سے اور دوسری طرف گلیوں کے نکڑ پر سے انہوں نے شدید سنگ باری کی ۔ جس سے اکثر سڑک پر چلنے والوں کو بلاتمیز ضربات لگیں ۔ اور لوگوں کے سروں پر بھی زخم آئے تقریباً ۳۵ - ۴۰ ایسے افراد جماعت کا اس وقت تک علم ہو سکا ہے جن کو ضربات لگیں ۔ عام راہگزروں کی ضربات کا اندازہ نہیں ہو سکا

شہر میں ہلڑ بازی

ان ہلڑ بازوں نے شہر میں داخل ہو کر بھی جلسہ سے لوٹنے والے احمدیوں پر حملے کئے ۔ ٹرنک بازار میں متعدد اشخاص کو مارا پیٹا ۔ چند احمدی حکیم ریاض احمد صاحب کی دوکان پر (جو احمدی جماعت سے تعلق نہیں رکھتے) پناہ لینے کے لئے چڑھ گئے ۔ ان پر وہاں حملہ کیا گیا ۔ اور اس قدر شدید سنگ باری کی گئی ۔ کہ الماریاں اور ادویات کی شیشیاں سب برباد ہو گئیں ان کا شدید نقصان ہوا ۔ شہر میں گلیوں میں داخل ہو کر بھی ان لوگوں نے تشدد استعمال کیا ۔

جلسہ گاہ سے ریلوے سٹیشن کی آخری حد تک شدید سنگ باری کا مشاہدہ افسران نے بھی کیا ۔

جلسے کا التوا

رات کو ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے جماعت احمدیہ کے ارکان کو بلایا ۔ اور ان کو مشورہ دیا ۔ کہ سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے جلسہ مسجد میں کر لیں مگر ارکان جماعت نے یہ امر ناممکن جانا ۔ وہاں سے واپسی پر ارکان جماعت نے باہم مشورہ کیا ۔ اور جلسہ کا پروگرام اتوار کا منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا ۔ اور اپنے فیصلہ اور اس کی وجوہات کی اطلاع حسب ذیل چٹھی کے ذریعہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو دے دی

ڈپٹی کمشنر صاحب کے نام خط

بحضور جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سیالکوٹ

کل کے جلسہ کے منعقد کرنے کے متعلق آپ نے ہمیں ارشاد فرمایا ہے کہ حالات اس قسم کے خراب ہیں کہ آپ کے لئے تسلی بخش طور پر ان پر قابو پانا مشکل ہو گا ۔ آپ نے ہمیں مشورہ دیا ہے ۔ کہ ہم بجائے اس جگہ کے مسجد احمدیہ میں جلسہ کر لیں ۔ ہماری مجلس عاملہ نے اس پر غور کیا ہے ۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا بجائے اپنی جلسہ گاہ کے مسجد میں جا کر جلسہ کرنا کسی حالت میں بھی مناسب نہیں ۔ اور ہمارے حق کو ضائع کرنے کے مترادف ہے ۔ ہم نے بار بار آپ کی خدمت میں عرض کی ۔ کہ ہم خطرہ بھی برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ لیکن پہلی مرتبہ کے التوا کے بعد دوسری بار ایک نہایت ہی مختصر اجلاس کو کافی سمجھنا ہمارے لئے مشکل ہے ۔ ہم یقیناً اس بات کے حقدار ہیں کہ اس تعاون کے بعد جو ہم نے پچھلی بار دکھایا تھا ۔ اس دفعہ حالات کی مشکلات کو برداشت کر کے ہمارے لئے جلسہ کرنا ممکن کیا جاتا اس جلسہ میں شرکت کے لئے بعض دوست باہر کے اضلاع سے آئے ہوئے تھے ۔ ہم حکومت کو یقیناً مشکلات میں پھنسانا نہیں چاہتے ۔ لیکن اس کا یہ اثر ضرور ہو گا کہ ایسا شرارت پسند عنصر جو ہر ممکن طریق سے حکومت کو کمزور کرنا چاہتا ہے ۔ اور زیادہ دلیر ہو جائے گا ۔ اور امن پسند لوگوں کے اپنے حقوق کی حفاظت مشکل ہو جائے گی ۔ بہرحال آپکی انتظامی معذوری کے پیش نظر ہمارے لئے بجز اس کے کوئی چارہ نہیں رہ جاتا کہ ہم اپنا بقیہ پروگرام منسوخ کر دیں ۔

(سیکرٹری جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

اہل یورپ کی تمدنی معاشرتی اور روحانی مشکلات کا حل اسلام کے ساتھ وابستہ ہے

وائی ایم سی اے ہال میں حافظ قدرت اللہ صاحب کا لیکچر

لاہور ۱۸ فروری ۔ آج وائی ۔ ایم ۔ سی ۔ اے ہال میں احمدیہ انٹرکالجیئٹ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام یورپ میں اسلام کے مستقبل پر تقریر کرتے ہوئے مبلغ ہالینڈ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے اس امر پر زور دیا ۔ کہ اہل یورپ کی تمدنی معاشرتی اور روحانی مشکلات کا حل اسلام کے ساتھ وابستہ ہے ۔ انہیں اس امر کا شدت کے ساتھ احساس ہوتا جا رہا ہے کہ عیسائیت ان کی مشکلات کا حل پیش کرنے میں یکسر ناکام ہو چکی ہے ۔ اس ضمن میں آپ نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ۔ اور بتایا کہ آج صرف جماعت احمدیہ ہی وہاں اسلام کا پیغام پہنچانے میں مصروف ہے ۔ چنانچہ اس کی مساعی کے نتیجہ میں اسلام کے متعلق پھیلی ہوئی غلط فہمیاں دن بدن دور ہوتی جا رہی ہیں ۔ اور لوگ ذہنی لحاظ سے غیر شعوری طور پر اسلام کے قریب آتے جا رہے ہیں ۔ اس جلسہ میں جو مکرم ملک عبد القیوم صاحب پرنسپل لا کالج کی صدارت میں منعقد ہوا تھا ۔ کالجوں کے طلباء اور پروفیسر صاحبان بکثرت شریک ہوئے بالخصوص برطانوی نومسلم احمدی مسٹر رونلڈ روز کی تقریر نہایت دلچسپی سے سنی گئی ۔ جس میں انہوں نے تفصیل سے بتایا کہ انہوں نے اسلام کیوں قبول کیا ۔ جلسہ کے اختتام پر ایک غیر احمدی نے تجویز پیش کی ۔ کہ مسٹر روز کی تقریر پمفلٹ کی صورت میں شائع کر کے اس کی زیادہ سے زیادہ تعداد میں اشاعت کی جائے ۔

(مکرم روز صاحب کی مفصل تقریر انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں پیش کی جائے گی)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز میں طبع کرا کر ۳۱ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

احرار کو دوسرے مسلمان کیا سمجھتے ہیں؟

گجرات کے ہفت روزہ اخبار "تعمیر نو" کا ایک اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اس میں ہمارے خلاف جو کچھ لکھا گیا ہے۔ وہ تو طبعی امر ہے۔ کیونکہ لکھنے والا مخالف ہے۔ البتہ احراریوں کو اپنے بھائیوں کے خیالات پڑھ کر خوش ہونا چاہیئے۔

گجرات کی ڈائری

کانفرنس ایجاب وقبول۔ سمجھوتہ۔ مرزائی نواز صدر عبرتناک ناکامی۔ عوام کا چندہ۔ مغسر لئے کا پلاؤ ۱۹۵۱ء جاتے جاتے اہلیان گجرات کو ایک عجیب دلچسپ "کانفرنس" کا مشاہدہ کرا گیا۔ "دفاع" کے نام پر یکا نفرنس پاکستان پارک میں بڑے طمطراق سے ہوئی۔ تاریخ انعقاد سے ایک ہفتہ پیشتر ہی احرار کارکن چندہ گیری کی زبردست مہم میں مصروف ہو گئے۔ چندہ آیا تو یار لوگوں کو تیس بتیس کا زمانہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ سوکھے دھانوں پانی پڑا۔ کانفرنس کے انعقاد میں اس قدر مشکلات بیان کی گئیں۔ کہ اگر "الحاج" (محمد منیر جنرل سیکرٹری مجلس احرار گجرات وسابق سالار اعلےٰ احرار پنجاب) کی جگہ مسٹر ٹریگولی سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ بھی ہوتے۔ تو تھک ہار کر دستبردار ہو جاتے۔ قوم ایسی بدبخت کہ صرف نو سو تراسی روپے پانچ آنے دے کر ٹرخا دیا۔ حالانکہ خرچ کا تخمینہ ایک ہزار کے لگ بھگ تھا۔

موڑ لیگ (سٹی مسلم لیگ گجرات) کے صدر مرزا اللہ دتا نے جنہیں بڑا بننے کے لئے جیب سے پیسے دے کر ہر کانفرنس کی صدارت کرنے کا شوق ہے۔ ملک عبدالرحمٰن خادم امیر جماعت احمدیہ گجرات کے مشورہ سے آگے بڑھنے کی (یعنی احرار کانفرنس کی صدارت کرنے پر) آمادگی ظاہر کی۔ مقامی لیڈران احرار بھلا اس سنہری موقعہ کو کیوں ہاتھ سے جانے دیتے۔ فوراً صدر سٹی مسلم لیگ کے مکان پر آنکھوں کے بل پہونچے۔ اور صدر صاحب کے حضور سجدہ سہوادا کیا۔ معافی مانگی۔ ما نظار گزاشتہ اور صدارت قبول کرنے کی درخواست کی۔

سٹی مسلم لیگ کے فرمانروا کی طرف سے اصرار ہوا کہ "بدولت" اپنے "کال ٹیکس" فنڈ سے سرخ پوشان احرار کو ایک سو روپیہ نقد اس شرط پر بخشش کرنے کو تیار ہیں۔ اگر کانفرنس میں ہمارے وزیر اعظم اور دست راست ملک عبدالرحمٰن خادم اور اس کے پیرومرشد غلام احمد آنجہانی کے عقائد پر روشنی نہ ڈالی جائے۔ کوئی ایسا کلمہ زبان سے نہ نکالا جائے۔ جس سے بدولت کے قادیانی محبوب کی دلآزاری کا پہلو نکلتا ہو۔ مدعیان مذہب اور ٹھیکہ داران سیاست نے انتہائی خاموشی اور ساکن نگاہوں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ اور اسی پرسکون اور پراسرار خاموشی میں ایجاب وقبول کے مرحلے طے پا گئے۔

احرار کے نوجوان لیڈر تو اپنی کامیابی پر شاداں اور فرحاں تھے۔ کہ مسلم لیگ کے سہارے میونسپل کمیٹی کی ممبری حاصل کرنے کا راستہ صاف ہو گیا۔ اور دوسرے یوں خوش تھے۔ کہ مینجنگ ڈائرکٹر پنجاب بس لمیٹڈ کی خوشنودی سے "ماہوار وظیفہ" میں اضافہ کی صورت پیدا ہو گئی۔ مرزائیت جائے جہنم میں ہم نے مرزائیوں کے عقائد باطلہ کی تردید کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ دونوں لیڈر سٹی لیگ کے مکان کے دروازے پر پہنچکر بڑبڑائے۔

صدر لیگ بکمال دانائی دانصاف ایک آنکھ سے بازیگران سیاست کی قدیانہ حرکات کا مزا لے رہے تھے۔ انہوں نے چاروں اجلاسوں کی (بزبان احرار) صدارت فرمائی۔ گویا بقول شخصے فدایان احرار نے اپنی کانفرنس کی ایک صدارت کو صرف ۲۵ روپے میں نیلام چڑھایا۔ پھر شرائط اتنی کڑی کہ گویا مرزا بشیر الدین محمود احمد سے خفیہ سمجھوتہ کر لیا۔ جونہی کسی فاضل مقرر نے ملک عبدالرحمٰن خادم کے پیرومرشد مرزا غلام احمد آنجہانی کے عقائد باطلہ اور مرزائیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کا ذکر زبان پر لانے کی کوشش کی۔ صدارت کی ترچھی آنکھ کا ڈھیلا پھڑکا۔ اور رندی نما "اسٹیج سکتر" نے فوراً اٹھکر "الحاج مرزا اللہ دتہ زندہ باد" کا نعرہ لگایا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ "حضو، شرط یاد ہے"۔ اس غل غپاڑے میں ہی ایک صاحب سٹیج کے عقب سے اٹھکر مقرر کے کان میں کچھ کہتے اور وہ بیچارہ گرمی تقریر پر یوں برف باری کا جھکڑ دیکھ کر سہم گیا۔

پیٹ سے صدر سٹی مسلم لیگ کے پلاؤ کا مرغن ڈکار اظہار تشکر کا اشارہ دیتا اور بیچارا پابند شرائط مقرر بیٹھ جاتا۔

متواتر دو یوم پاکستان پارک گجرات میں "دفاع" کے نام پر یہ نادر ڈرامہ سٹیج پر ہوا۔ جس کے تمام چیف ایکٹر زائرین حرمین الشریفین میں سے تھے۔ یہ کانفرنس اس لحاظ سے اپنی مثال آپ تھی۔ کہ آغاز میں خطبہ استقبالیہ یا افتتاحی تقریر غائب اور آخر میں قرار دادیں غائب واقعہ صرف اتنا ہے کہ ۹۸۳ روپے چندہ قوم نے دیا۔ پلاؤ اور زردہ صدر سٹی مسلم لیگ سے دستیاب ہو گیا۔ تو فاضل سکتر نے چھ سے ساڑھے چودہ سو کا خرچ بنا کر پیش کرتے ہوئے ساڑھے پانچ سو روپے قرضہ اس بدبخت قوم کے کھاتے میں ڈال دیا۔ جو ایسے انمول موتیوں کی قدر نہیں کرتی۔

ایک بہت بڑے احراری لیڈر اگلے روز ہی فرما رہے تھے۔ کہ بعض یہاں کے کارکنوں نے تو احرار کو گہری قبر میں سلا دیا ہے۔ مرزائیوں کے متعلق ہماری زبان بندی جلسہ کے پیشتر ہی کر دی گئی۔ اور پھر رات ان لوگوں کے پاس ٹھہرایا۔ جو ہمیشہ سے انگریز پرست اور ہمارے ملک کے دشمن چلے آتے ہیں۔

مجھے تو اس کانفرنس کی ناکامی کا سخت افسوس ہے۔ جسے مقامی غیر ذمہ دار لوگوں نے چند پیسوں کی خاطر مرزائیوں کے پاس بیچ دیا۔ یہ اس ادارہ نما کا فتوےٰ تھا۔ جسے "احرار کی تلوار" کہا جاتا ہے"۔

(از تعمیر نو گجرات بابت ۵ جنوری ۱۹۵۲ء)

جلسہ سیالکوٹ کے زخمی احباب کے لئے درخواست دعا

سیالکوٹ کے جلسہ میں احراریوں نے جو ہنگامہ برپا کیا۔ اور نہتے احمدیوں پر جو سنگ باری کی اس کے نتیجہ میں بعض احباب جماعت کو خطرناک چوٹیں آئی ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان زخمی احباب کو جلد از جلد صحت یاب فرمائے۔ اور دین کی راہ میں بیش از بیش قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کیلئے صدقہ ودعا

جہلم

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام دعا متعلقہ تکمیل تفسیر قرآن کریم مکرمی امیر صاحب نے خطبہ جمعہ کے وقت احباب جماعت کو پڑھ کر سنایا۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی تحریک کی۔ علاوہ ازیں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے لئے ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا گیا

سید محمود احمد سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ جہلم

جماعت احمدیہ مردان

جماعت احمدیہ مردان نے ۱۱/۲/۵۲ کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے ساتھ درازی عمر اور جلد صحت یابی کے لئے اجتماعی دعا کی۔ ایک بکرا ذبح کر کے اس کا گوشت غربا میں تقسیم کیا۔ علاوہ ازیں آٹا اور نقدی بھی غربا میں بانٹی گئی۔ ۱۳/۲/۵۲ کو جماعت احمدیہ مردان کی مستورات نے ایک بکرا ذبح کر کے اس کا گوشت غربا میں تقسیم کیا۔

بشیر احمد ونیر سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ مردان

جماعت احمدیہ لالیاں

جماعت احمدیہ لالیاں ضلع جھنگ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے لئے ایک بکرا بطور صدقہ غربا میں تقسیم کیا۔ اور پیارے آقا کی درازی عمر مقاصد عالیہ میں کامیابی اور صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے اجتماعی دعا کی۔ اور کچھ رقم اسی غرض سے مرکز کو روانہ کی گئی۔

خاکسار: فضل حق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لالیاں

جماعت احمدیہ اوکاڑہ

قبل ازیں ایک بکرا بطور صدقہ جماعت اوکاڑہ کی طرف سے دیا گیا تھا۔ ایک اور بکرا بطور صدقہ جماعت کی طرف سے ذبح کیا گیا ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت وعافیت اور درازی عمر کے لئے جمعہ کے روز اجتماعی دعا کی گئی۔ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت کاملہ اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار: عبدالحکیم سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ اوکاڑہ

درخواست دعا میرے برادر عزیز چوہدری شمشاد احمد صاحب عرصہ سے سیالکوٹ چھاؤنی میں پھیپھڑوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار شبیر احمد واقف زندگی ربوہ

دشمنوں کی مخالفت کا صحیح جواب کیا ہے؟

یہی کہ آپ پہلے سے بھی زیادہ تبلیغ حق میں مصروف ہو جائیں۔

مہتمم تبلیغ مجلس مرکزیہ

روزنامہ الفضل لاہور
۱۹ فروری ۵۳ء

حکومت سے ایک سوال!

سیالکوٹ کی جماعت احمدیہ نے مورخہ ۱۶-۱۷ فروری ۵۳ء کو بروز ہفتہ اتوار اپنا جلسہ منعقد کرنا تھا۔ یہ جلسہ اپنی اراضی پر شروع ہی سے ہر سال منعقد کیا جاتا ہے گذشتہ سے پیوستہ سال احراریوں نے شورش برپا کی تھی اس لئے امن کے قیام کی خاطر حکام کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے جلسہ ملتوی کر دیا گیا تھا۔ امسال بھی احراریوں نے اپنی آئین شکنی اور شورہ پشتی کا پھر وہی مظاہرہ کیا ہے۔ چنانچہ ہفتہ کے روز عین احمدیہ جلسہ گاہ کے سامنے احمدیوں اور احمدیوں کے بزرگوں کو سب وستم کا نشانہ بناتے شور و غل مچاتے اور فساد انگیزی کرتے رہے۔ اور اس نیک اور ملکی امن کے استحکام کے کام میں مولوی محمد علی صاحب جالندھری اپنے شورش پسند ساتھیوں کے ساتھ رہنمائی کرتے رہے۔

اگرچہ اس روز موقع پر کافی پولیس موجود تھی اور جہاں تک پولیس کی نمائش کا تعلق ہے۔ ممکن ہے کہ حکومت کے رعب کا اسراری شورش پسندوں کے دلوں پر باطنی اثر ہؤا ہو۔ مگر بظاہر اس کا کوئی نشان نظر نہیں آیا۔ احراریوں نے اس دفعہ اپنے ساتھ سکولوں کے نادان بچوں کو بھی میدان جہاد میں لا ڈالا تھا اور جنگ احزاب کا سامان کر کے آئے تھے۔ اسلئے مجبوراً حکومت کے ذمہ داران نظم ونسق نے سفید جھنڈی لہرا دی اور احمدیوں کو مشورہ ارزانی فرمایا کہ امن کے نام پر تم اپنا حق آزادیٔ تقریر جو پاکستان کے ہر شہری کو پیدائشی طور پر حاصل ہے ترک کر دو۔

بیچارے احمدی سوا تعمیل حکم کے اور کیا کر سکتے تھے۔ پردہ پوشی بھی تو آخر ایک نیکی ہے ستّاری تو اللہ تعالےٰ کی بھی صفت ہے۔ آخر پاکستان کے ہم بھی تو شہری ہیں۔ اور اس کے مقرر کردہ ارباب نظم ونسق ہمارے ہی بھائی ہیں۔ اگر ہم ان کے کسی کام آ سکیں تو "سبحان اللّٰہ" اس میں ہمیں کچھ بھی عذر نہیں۔

الغرض اگر بات ہمیں تک رہے۔ تو ہماری ہر طرح کی قربانیاں ملک و قوم کی خدمت کیلئے حاضر ہیں۔ مگر ڈر یہ ہے کہ ہماری یہ قربانیاں نہ صرف رائیگاں نہ جائیں۔ بلکہ کہیں ان کا نتیجہ ملک و قوم کے لئے زیادہ ضرر رساں زیادہ خرابیوں کا باعث ہی نہ ہو۔ جن کے لئے ہمیں بھی اپنے ارباب نظم ونسق کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے حضور جوابدہ ہونا پڑے مگر وہاں ہمارا عذر یہی ہوگا کہ ہم بے بس تھے۔ ہم مجبور تھے۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمارے اس عذر کو پذیرائی بخشے۔ مگر یہ ارباب نظم ونسق نہ جانے کیا عذر پیش کریں گے؟

ہم تو حکومت کی ہر بات ماننے کے لئے تیار ہیں۔ اور ہمارا متواتر رویہ اس کا شاہد ہے۔ سیالکوٹ۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ ملتان۔ لائل پور وغیرہ وغیرہ الغرض ہر جگہ ہم نے حکومت کی بات مانی ہے۔ اگر اس نے ہماری نہیں مانی۔ ہم ملک کا امن قائم رکھنے کے لئے خواہ اسکے مقرر کردہ ارباب نظم ونسق کیا بھی مظاہرہ کریں۔ خواہ وہ ہمارے لئے ایک حد تک نقصان دہ ہو ہم حکومت کے مقرر کردہ ارباب نظم ونسق کی پردہ پوشی کی حد تک بھی ان کا کہنا مانتے رہے ہیں۔ مگر خوف یہ ہے کہ یہ فتنہ ہماری ذات تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ مذہبی اشتعال انگیزی اس سے آگے بھی ہے۔ ع

ستاروں کے آگے جہاں اور بھی ہیں

چنانچہ ذیل میں ہم ہفت روزہ "درِّ نجف" سیالکوٹ کی تازہ اشاعت سے ایک حوالہ نقل کرتے ہیں

مورخہ یکم و ۲ فروری ۱۹۵۲ء بروز جمعہ و ہفتہ موضع داؤ آنہ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور میں غریب شیعوں نے مجلس امام حسین علیہ السلام منعقد کرنے کے لئے اپنے علماء و ذاکرین کو بلایا۔ مگر حضرات اہل سنت اور اہلحدیث نے ان کی مجلس کو خراب کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا عین اسی تاریخ پر اپنے علماء کو قرب و جوار سے جمع کر کے اور لاؤڈ سپیکر منگا کر شیعہ کے خلاف عوام کو مشتعل کیا۔ اور خوب کفر و شرک کے فتوے لگاتے ہوئے عامۃ الناس کی آنکھوں میں دھول جھونکی۔ ہر چند سمجھایا گیا کہ تفرقہ پیدا نہ کرو۔ وقت کی نزاکت اور ملکی حفاظت کے یہ امور سخت خلاف ہیں۔ مگر کون سنے اور کون سمجھے؟ گلے پھاڑ پھاڑ کر خوب زہر چکانی کی گئی۔ چنانچہ مولوی غلام فرید آف ضلع میانوالی نے تو یہاں تک کہدیا کہ ہماری کتاب "درّ المختار" اور "ردّ المختار" میں لکھا ہے کہ شیعہ کافر ہیں اور یہ بھی کہا کہ معاذ اللہ شیعہ کا موجودہ قرآن پر ایمان نہیں ہے

(درِّ نجف ۱۵ فروری ۵۲ء)

درِّ نجف کے اسی پرچہ میں ایک دوسری جگہ جناب عباس رضا کاظمی از لاہور تحریر فرماتے ہیں۔

تعجب بالائے تعجب کہ اکثریت کو آفتاب کی روشنی میں یہ کہکر ابھارا جا رہا ہے کہ شیعہ ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ کو گالیاں دیتے ہیں۔ تبرے کرتے ہیں غرض دیدہ و دانستہ وہ نچے تلے اور سوچے سمجھے الفاظ شائع ہوتے ہیں۔ جن کے مطالعہ کرنے ہی سُنّی اکثریت بھڑک اٹھے۔ اگر کچھ عرصہ شیعوں نے یونہی سرد مہری اختیار کی تو دُنیا دیکھ لے گی۔ کہ ملک کے امن و امان کا کیا حشر ہوتا ہے۔ دعوت جا بجا سنّیوں کے نام لے لے کر انہیں شیعوں پر برانگیختہ کر رہا ہے۔ پاکستان کے ڈپٹی کمشنروں اور پولیس افسروں کو حکم دینا رہتا ہے کہ فلاں مقام پر فلاں فلاں شیعہ کی خبر لو۔

کیا شیعوں کے پاس اس فتنہ عظیم کا کوئی علاج نہیں ہے؟ کیا ان کے پاس سامان قرطاس نہیں؟ کہ اس کی زہر سے بجھی ہوئی تحریروں کا جواب ہی دیں۔ یا کم از کم پاکستان کی پالیسی ہی کا پتہ معلوم کریں۔ والسلام

اس کے بعد ہم حکومت سے صرف ایک سوال پوچھتے ہیں کہ آیا پاکستانی حکومت کا آئین یہ ہے کہ دوسروں کی مذہبی آزادی کو برباد کرنیوالوں کا سدِّ باب کیا جائے گا یا اس کے الٹ یہ ہے کہ ایسی آزادی کو برباد کرنیوالوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی؟

بیشک بعض اوقات امن پسندوں کی امن پسندانہ طبیعت سے فائدہ اٹھانا ملک و قوم کے لئے اچھا ثابت ہوتا ہے۔ مگر اسی حد تک کہ شورہ پشتوں کی اس سے حوصلہ افزائی نہ ہو۔ جو آخر میں یقیناً ملک و قوم کے لئے سخت خطرناک ثابت ہوتی ہے ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہاں حکومت اپنا فرض صحیح طریق سے ادا نہیں کر رہی۔ جس کی وجہ سے شورہ پشتوں کے حوصلے بڑھتے جا رہے ہیں۔

ایران کا تازہ حادثہ

ایران کے ڈاکٹر حسین فاطمی نے جن کو ایک سولہ سالہ فدائی اسلام نے گذشتہ جمعہ کو گولی کا نشانہ بنایا ہے۔ ہسپتال میں خود انہی کے اخبار امروز کی اطلاع کے مطابق ایک بیان میں کہا ہے کہ "برطانیوں نے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی ہے مگر وہ کچھ اچھے نشانہ باز نہیں" اسی اخبار نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ حملہ آور نے کہا ہے کہ گولی دراصل ڈاکٹر مصدق کے لئے چلائی گئی تھی۔ اگرچہ دو دن سے ڈاکٹر فاطمی کا بھی تعاقب کرتا رہا ہے۔ ڈاکٹر فاطمی امریکن پریس نے اس خبر کو اسطرح شائع کیا ہے

ایک پندرہ سالہ مذہبی دیوانہ نے نیشنلسٹ لیڈر ڈاکٹر فاطمی کو گولی ماردی ہے حملہ آور نے پولیس کو بتایا ہے کہ اسے ڈاکٹر مصدق اور امیر علی کو ٹھکانے لگانے کے لئے تعینات کیا گیا تھا۔ امیر علی تو ملا نہیں اسلئے دو دن سے میں ڈاکٹر فاطمی کی تلاش میں تھا۔

یہ نوجوان محمد مہدی رفیع نام مسلم دہشت پسند جماعت فدایان اسلام کا رکن ہے۔ جو پہلے تو ڈاکٹر مصدق کی حامی رہی ہے۔ مگر بعد میں آپ اور آپ کی حکومت کے خلاف انتقام پر تل گئی ہے۔ جس نے ان کے لیڈر نواب صفوی کو جیل میں ڈالا"۔

ان دونوں خبروں میں تضاد یہ ہے کہ اخبار امروز تو اس حادثہ کی ذمہ داری برطانیہ پر ڈالتا ہے اور امریکن پریس جو برطانیہ کا مسلمہ طور پر حامی ہے اس کی ذمہ داری بقول خود دہشت پسند جماعت فدایان اسلام پر رکھنا چاہتا ہے۔

برطانیہ اور ایران کا تیل پر جھگڑا چل رہا ہے اور ڈاکٹر مصدق ایران کی طرف سے برطانیہ کے خلاف محاذ کے لیڈر ہیں۔ اس لئے ڈاکٹر فاطمی کے قول میں صداقت ضرور معلوم ہوتی ہے۔ دوسری طرف امریکی پریس دنیا کو یہ یقین دلانا چاہتا ہے۔ کہ اس واقعہ میں بیرونی ہاتھ نہیں بلکہ خود مسلمانوں کی ایک مذہبی دہشت پسند جماعت کا یہ فعل ہے دوسرے لفظوں میں وہ دُنیا کو یہ باور کرانا چاہتا ہے کہ اسلام ایک ایسا دین ہے کہ جو اس قسم کے مذہبی دیوانے پیدا کرتا ہے۔ اور یہ ایران کی اندرونی بیماری ہے۔ خواہ مخواہ دوسروں کے متعلق بدظنی نہیں چاہیئے۔

خواہ اس میں برطانیہ کا ہاتھ ہے یا فدایان اسلام کا اس سے قطع نظر ایک بات واضح ہے کہ اسلامی ممالک میں جیسا کہ ہم پہلے بھی کئی بار عرض کر چکے ہیں۔ ابھی آئین پسندی کا معیار نہایت پست ہے۔ ایسے واقعات خواہ سیاسی تحریک سے ہوں یا مذہبی تحریک سے ہر دو صورتوں میں ملکی مفاد اور اسلام کے نقطۂ نظر سے نہایت قابل مذمت ہیں۔ اور ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلامی حکومتیں سب سے پہلے اس بیماری کی جڑ کاٹنے کی طرف پوری توجہ دیں۔ اور ان تمام اسباب کا قلع قمع کریں۔ جن سے ایسی خطرناک ذہنیت پرورش پاتی ہے۔

خود پاکستان میں وزیر اعظم خان لیاقت علی خان کا ایسا ہی واقعہ ہو چکا ہے۔ اختلاف رائے

(باقی صٹ پر)

پیشگوئی مصلح موعود پر ایک اجمالی نظر

(از محترمہ امۃ المجید بیگم صاحبہ ایم۔ اے)

دنیا میں انبیاءؑ کی حیثیت

خدا تعالےٰ جب اپنے کسی برگزیدہ بندے کو رسالت کی خلعت عطا فرماتا ہے۔ تو اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے اپنے رسول کو ہزاروں قسم کے نشانات سے مسلح فرماتا ہے۔ تاکہ ہر قسم کی فطرت اور طبیعت رکھنے والے انسان ان مختلف نشانات کو دیکھ کر ہدایت کے چشمہ سے سیراب ہوں۔ ایک نبی کی مثال بعینہٖ کسی حکومت کے سفیر کی سی ہوتی ہے کسی ملک کا سفیر کسی دوسرے ملک میں اپنی حکومت کا نمائندہ ہوتا ہے۔ وہ ہر بات میں اپنی حکومت کا تابع ہوتا ہے۔ وہ کسی ایسے قول کے کہنے یا ایسا فعل کرنے کا مجاز نہیں ہوتا۔ جو اس کے ملک کی سیاسی۔ تمدنی اور مذہبی پالیسی کے خلاف ہو۔ اور یہ بات اس کے فرائض میں داخل ہے۔ کہ وہ ہر ممکن طریق سے اپنے ملک کی صحیح نمائندگی کرے۔ چنانچہ ابھی پچھلے دنوں ہی اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ پاکستان گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ پاکستانی سفیروں کی کاروں اور کھانے کے برتنوں تک پر پاکستان کے جھنڈے بنے ہوئے ہوں۔ اور گورنمنٹ نے کسی خاص برتن والی فرم کو تمام سفیروں کے لئے ایسے برتن مہیا کرنے کا آرڈر دے دیا ہے۔ الغرض ایک سفیر ہر وقت ہر حالت میں ہر جگہ اپنی حکومت کی نمائندگی کرتا ہے۔ اور اس نمائندگی میں اس کی اپنی شخصیت اور ذاتی جذبات کالعدم ہوتے ہیں۔ بعینہٖ ایک نبی بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے اسکی کائنات میں ایک سفیر بنا کر بھیجا جاتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کی آسمانی حکومت کے سفارتی فرائض کی ادائیگی میں انتہائی طور پر وفادار اور ہوشیار ہوتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کا پیغام اس کے بندوں تک کمال صدق سے پہنچاتا ہے۔ اس کا قول خدا کا قول اور اسکی تحریر نفسانی جذبات کی ملونی سے پاک اور آزاد ہوتی ہے۔ اسی اصول کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت اپنے مسیح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ اور خدا تعالےٰ نے آپ کو آپ کے دعوے کی تائید میں سینکڑوں نہیں۔ بلکہ ہزاروں خارق عادت نشانات سے نوازا۔

تائیدی نشانات

ان تائیدی نشانات کو کئی اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ بعض نشانات اور الہامات آپ کی اپنی ذات کے متعلق تھے۔ بعض مختلف قوموں پر اتمام حجت کے طور پر تھے۔ بعض نشانات قبولیت دعا سے تعلق رکھتے تھے۔ بعض دشمنوں کی شکست کے متعلق تھے۔ بعض دوستوں کی فتح و کامرانی کے متعلق تھے۔ بعض نشانات آپ کے غیر معمولی علم اور ذہانت پر دلالت کرتے تھے۔ اور بعض تائید غیبی پر روشنی ڈالتے تھے۔ الغرض سینکڑوں قسم کے نشانات تھے۔ جو آپ کی تائید میں خدا تعالےٰ نے ظاہر کئے۔ ان نشانات میں سینکڑوں قسم کے نشانات تو ایسے تھے۔ جو حضور کی زندگی میں روزانہ پورے ہوتے رہتے تھے۔ اور جن کی صداقت کے گواہ نہ صرف آپ کے متبعین تھے۔ بلکہ آپ کے مخالف اور غیر مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی ان نشانات کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھتے تھے۔ اور ان مخالفوں میں سے کئی ایک کی چشم دید شہادات آپ کی کتابوں میں لکھی ہوئی موجود ہیں۔ ہزاروں لوگ ان پیشگوئیوں کو پورا ہوتے دیکھ کر آپ پر ایمان لائے۔ حضورؑ کی ہزاروں پیشگوئیوں میں سے اکثر تو حضورؑ کی زندگی میں پوری ہوئیں۔ اور بہت سی پیشگوئیاں پوری ہو رہی ہیں۔ اور بہت سی ایسی بھی ہیں۔ جو آئندہ زمانے میں پوری ہوں گی۔ پیشگوئی "مصلح موعود" ان اہم اور عظیم الشان پیشگوئیوں میں سے ہے۔ جس کا ایک حصہ تو حضور کی زندگی میں پورا ہوا۔ اور اس کا دوسرا حصہ جو اپنی اہمیت کے لحاظ سے کسی طرح بھی پہلے حصے سے کم نہیں۔ حضور کی وفات کے بعد پورا ہوا۔

پیشگوئی مصلح موعود

پیشگوئی "مصلح موعود" کا سرسری مطالعہ ایک انصاف پسند انسان جس کی چشم بصیرت کو تعصب اور گناہ کی کدورت نے بند نہ کر دیا ہو۔ ایسے انسان کو حقیقت کا اعتراف کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ سے خبر پا کر ایک ایسے مصلح بیٹے کے پیدا ہونے کی خبر دی۔ اس پیشگوئی میں اس پسر موعود کی پیدائش کے متعلق سات علامتیں بیان فرمائیں۔ اور فرمایا۔ کہ وہ اٹھارہ صفات سے متصف ہوگا۔ اور پیشگوئی کے الفاظ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ پسر موعود پندرہ عظیم الشان کام سرانجام دے گا۔ پیشگوئی چھپ گئی۔ مخالفین نے اسے پڑھا۔ خدا تعالےٰ کے قرب سے ناآشنا روحیں دنیاوی کدورتوں اور آلائشوں سے ملوث قلوب خدا تعالےٰ کے ایک برگزیدہ کے آسمانی کلام کو اہمیت دینے سے قاصر رہے۔ اور قدیم سنت کے مطابق انہوں نے اس پیشگوئی کو بھی اپنے طعن اور استہزاء کا نشانہ بنایا۔ اور بدقسمت بے نصیب لوگوں نے اپنی تمام تر طاقتوں سے اس برگزیدہ انسان کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور صرف کر دیا۔ چنانچہ سعد اللہ لدھیانوی نے اس پیشگوئی کی اشاعت کے بعد حضور کی مخالفت میں ایک کتاب "شہاب ثاقب بر مسیح کاذب" لکھی۔ جس میں آپ کی بیخ کنی اور جماعت کی تباہی اور بربادی کی پیشگوئی کی۔ اور نظم و نثر میں بددعا کی۔ چنانچہ اس نے لکھا۔

اخذ یمین قطع وتین است بر تو
بے رونقی و سلسلہ ہائے مزوّری
اکنوں با صطلاح شما نام ابتلا است
آخر بروز حشر و بائی دار خاسری

"یعنی خدا کی طرف سے تیرے لئے مقدر ہو چکا ہے۔ کہ خدا تجھے پکڑیگا۔ اور تیری رگِ جان کاٹ دے گا۔ اور تیرا سلسلہ تباہ ہو جائے گا۔ اگرچہ تم کہتے ہو کہ ابتلا بھی آیا کرتے ہیں۔ مگر آخر تو حشر کے دن اور نیز اس دنیا میں نامراد ہوگا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاء

سعد اللہ کی اس گندہ دہنی کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے دعا فرمائی۔ اور آپ نے ... کے متعلق تحریر فرمایا:۔

"آخر اے سردار! دیکھے گا۔ کہ تیرا کیا انجام ہوگا۔ اے عدو اللہ! تو مجھ سے نہیں بلکہ خدا تعالےٰ سے لڑ رہا ہے۔ بخدا مجھے اس وقت ۲۹ ستمبر ۱۸۹۴ء کو تیری نسبت الہام ہوا ہے۔ ان شانئک هو الابتر۔ یعنی تیرا دشمن ہی مقطوع النسل ذلیل اور رسوا ہوگا۔"

(اشتہار انعامی تین ہزار مندرجہ انوار الاسلام صفحہ ۱۲)

سعد اللہ کے متعلق جب یہ پیشگوئی کی۔ اس وقت اس کا ایک پندرہ سالہ لڑکا زندہ موجود تھا۔ مگر اس پیشگوئی کے بعد سلسلہ اولاد کٹ گیا۔ اور مولوی سعد اللہ خود ۱۹۰۷ء میں طاعون سے ہلاک ہوا۔ سعد اللہ لدھیانوی کی ہلاکت کے بعد مخالفین نے اس کے بیٹے محمود کی شادی پر شادی کروائی۔ مگر وہ الٰہی نوشتے کے مطابق اولاد سے محروم رہا۔ اور آخر ۱۲ جولائی ۱۹۲۶ء کو موضع کوم کلاں ضلع لدھیانہ میں بے اولاد دنیا سے رخصت ہوا۔ اور جیسا کہ خدا تعالےٰ کی وحی میں کہا گیا تھا۔ سعد اللہ کی جڑ کاٹی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سعد اللہ کی زندگی میں اسے مخاطب کرکے فرمایا:۔

"سعد اللہ پر فرض ہے۔ کہ اس پیشگوئی کی تکذیب کے لئے یا تو اپنے گھر اولاد پیدا کر کے دکھلائے اور یا پہلے لڑکے کی شادی کرکے اور اولاد حاصل کرا کر اس کی مردمی ثابت کرے۔ اور یاد رکھے کہ ان دونوں باتوں میں سے کوئی بات اس کو ہرگز حاصل نہیں ہوگی۔ کیونکہ خدا کے کلام نے اس کا نام ابتر رکھا ہے۔ اور ممکن نہیں کہ خدا کا کلام باطل ہو۔ یقیناً وہ ابتر ہی مریگا۔"

مخالفین کا استہزاء

پنڈت لیکھرام نے بھی نشانِ رحمت کی اس پیشگوئی پر ٹھٹھا کیا۔ اور اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت لکھا۔

"ہمارا الہام یہ کہتا ہے۔ کہ لڑکا کیا تین سال کے اندر اندر آپ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور آپ کی ذریت میں سے کوئی باقی نہ رہے گا۔ آپ کی ذریت بہت جلد منقطع ہو جائے گی۔ غایت درجہ تین سال تک شہرت رہے گی"

ان حالات میں پسر موعود کی پیدائش اسی بات کا بین ثبوت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی خدا تعالےٰ کی طرف سے تھی۔ اور آپ کے مخالفین کی گندہ دہنی ان کی شیطانی فطرت کی کھلی دلیل۔ آخر کیا وجہ ہے۔ کہ خدا کا ایک بندہ ایک بات کہتا ہے۔ اور ایک دوسرا اٹھتا ہے۔ وہ بھی ویسی ہی بات کہتا ہے۔ ایک کی بات پوری ہو جاتی ہے۔ اور دوسرا ناکام و نامراد رہتا ہے۔ ہر ذی عقل انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ پہلے شخص نے جس کا نام لے کر بات کہی تھی۔ اس نے پوری کر دکھائی۔ لیکن دوسرے شخص کا اس ہستی سے کوئی تعلق نہیں۔ ویسے بھی اگر عقلی طور پر اس حقیقت پر غور کیا جائے۔ کہ کیا خدا تعالےٰ کبھی کسی ایسے شخص کو جو اس کا نام لے کر دنیا میں فتنہ پیدا کرتا ہے۔ کبھی بڑھنے اور ترقی کرنے کا موقع دے سکتا ہے۔ جس طرح اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلے اور آپ کی روحانی اور جسمانی اولاد کو دیا ہے؟ ایسا خیال کرنا خدا تعالیٰ پر افترا باندھنے اور ظلم کرنے کے مترادف ہے۔ ایک چھوٹے سے ملک کا بادشاہ اس بات کو برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ کوئی ایسا شخص جس کو اس نے کسی ملک کا گورنر بنا کر نہیں بھیجا۔ وہ اس ملک کے لوگوں سے جا کر کہے کہ میں اپنے بادشاہ کی طرف سے گورنر ہوں۔ اور وہ اسکی رعایا کو دھوکہ دے کر ان پر حکومت کرے۔ بادشاہ ایسے شخص کو باغی قرار دے گا۔ اور ضرور اسے پکڑوا کر موت کے گھاٹ اتار دے گا۔ اس سے قیاس کیا جا سکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ جو دنیا کے تمام بادشاہوں کا شہنشاہ ہے وہ بھلا یہ کس طرح برداشت کر سکتا ہے۔ کہ ایک جھوٹا آدمی اٹھے۔ اور اپنے نفس سے باتیں بنا بنا کر اس کی طرف منسوب کرکے اسکی مخلوق کو گمراہ کرے۔ وہ ایسے شخص کو ضرور پکڑتا اور ہلاک کرتا ہے۔ جیسا کہ اس نے حضرت مسیح موعودؑ کے مخالفین کو کیا۔ تاکہ لوگوں پر ہدایت اور ضلالت کی راہیں کھل جائیں۔

پس ان حقائق کی موجودگی میں یعنی سعد اللہ کے مقطوع النسل ہونے اور لیکھرام کی ہلاکت اور پسر موعود کی پیدائش نے یہ ثابت کر دیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خدا تعالیٰ سے اسی طرح تعلق ہے۔ جس طرح ایک سفیر کا اپنی حکومت سے ہوتا ہے۔ آپ کی پیشگوئی کے الفاظ خدا تعالیٰ کے

مصلح موعود کی روحانی پیدائش

(از مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب لاہور)

(۱) **الہام نمبر ۹۷۰ مورخہ ۱۹ فروری ۱۹۰۶ء**

دیکھا کہ منظور محمدؐ صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ اور دریافت کرتے ہیں۔ کہ اس لڑکے کا کیا نام رکھا جاوے تب خواب سے حالت الہام کی طرف چلی گئی۔ اور یہ معلوم ہوا۔ بشیر الدولہ۔ فرمایا کئی آدمیوں کے واسطے دعا کی جاتی ہے۔ معلوم نہیں کہ منظور محمدؐ کے لفظ سے کس کی طرف اشارہ ہے۔ ممکن ہے۔ کہ بشیر الدولہ کے لفظ سے یہ مراد ہو۔ کہ ایسا لڑکا میاں منظور محمدؐ کے پیدا ہوگا۔ جس کا پیدا ہونا موجب خوشحالی اور دولتمندی ہو جاوے۔ اور یہ بھی قرین قیاس ہے۔ کہ وہ لڑکا خود اقبالمند اور صاحب دولت ہو۔ لیکن ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ کب اور کس وقت یہ لڑکا پیدا ہوگا۔ خدا نے کوئی وقت ظاہر نہیں فرمایا۔ ممکن ہے کہ جلد ہو۔ یا خدا اس میں کئی برس کی تاخیر ڈال دے۔

(بدر جلد ۲ ؁ ۸ صہ۲ ۔ الحکم جلد ۱۰ ؁ ۷)

(۲) **الہام نمبر ۱۰۲۴ مورخہ ۷ رجون ۱۹۰۶ء**

بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوا ہے۔ کہ میاں منظور محمدؐ صاحب کے گھر میں یعنی محمدی بیگم کا ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کے دو نام ہوں گے۔ (۱) بشیر الدولہ (۲) عالم کباب

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ صہ۲ ؍ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۰)

(۱) یہ ہر دو نام بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوئے اور ان کی تعبیر اور تفہیم یہ ہے۔

(۱) بشیر الدولہ سے یہ مراد ہے۔ کہ وہ ہماری دولت اور اقبال کے لئے بشارت دینے والا ہوگا۔ اس کے پیدا ہونے کے بعد یا اس کے ہوش سنبھالنے کے بعد زلزلہ عظیمہ کی پیشگوئی اور دوسری پیشگوئیاں ظہور میں آئیں گی۔ اور گروہ کثیر مخلوقات کا ہماری طرف رجوع کرے گا۔ اور عظیم الشان فتح ظہور میں آئے گی۔

(۲) عالم کباب سے یہ مراد ہے۔ کہ اس کے پیدا ہونے کے بعد چند ماہ تک یا جب تک کہ وہ اپنی برائی بھلائی شناخت کرے۔ دنیا پر ایک سخت تباہی آئے گی۔ گویا دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس وجہ سے اس لڑکے کا نام عالم کباب رکھا گیا۔ غرض وہ لڑکا اس لحاظ سے کہ ہماری دولت اور اقبال کی ترقی کے لئے ایک نشان ہوگا۔ بشیر الدولہ کہلائیگا۔ اور اس لحاظ سے کہ مخالفوں کے لئے قیامت کا نمونہ ہوگا۔ عالم کباب کے نام سے موسوم ہوگا۔

خدا تعالےٰ کے اس الہام سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر دنیا کے سرکش لوگوں کے لئے کچھ اور مہلت منظور ہے۔ تب بالفعل میاں منظور محمدؐ صاحب کے گھر لڑکا نہیں لڑکی پیدا ہوگی۔ اور لڑکا بعد میں ہوگا۔ مگر ضرور ہوگا۔ کیونکہ وہ خدا کا نشان ہے۔ اور اگر دنیا پر جلد عذاب کا وقت آ پہنچا ہے۔ یعنی عذاب عظیم کا وقت۔ تب ابھی لڑکا پیدا ہوگا۔ جس کا نام بشیر الدولہ اور شادی خاں۔ اور کلمۃ اللہ خاں اور عالم کباب ہوگا۔ اور دنیا کے لئے۔ نیکوں کے لئے نیز بدوں کے لئے خدا کا نشان ہوگا۔ یہ اسی قسم کا نشان ہے۔ جیسا کہ عزریا نبی نے حزقیاہ بادشاہ کیلئے فرمایا تھا۔ اور خدا تعالےٰ نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ عنقریب دو نشان ظاہر ہونگے۔ پس اگر دو نشان ظاہر ہونے والے جو عنقریب ہیں وہ اور ہیں۔ تو اس صورت میں بھی اب کی دفعہ ان کے گھر میں لڑکی پیدا ہوگی۔ نہیں تو اب کی دفعہ ہی لڑکا پیدا ہوگا۔ اور وہ خدا کا نشان ہوگا۔ اس کے ساتھ ایک دوسرا نشان ظاہر ہوگا۔ اور وہ لڑکا نیکوں کے لئے اور اس سلسلہ کے لئے ایک سعد ستارہ کی طرح مگر بدوں کے لئے اس کے برخلاف ہوگا۔

(الحکم جلد ۱۰ صہ۲ ۱۰ رجون ۱۹۰۶ء)

(ب) وہ خدا کا کلمہ ہوگا۔ جو ابتدا سے مقرر تھا۔ اس زمانہ میں پورا ہو جائے گا۔ اور ضرور ہے۔ کہ خدا **اس لڑکے کی والدہ کو زندہ رکھے**۔ جب تک وہ پیشگوئی پوری ہو۔ اور گذشتہ الہام اے ورڈ اینڈ ٹو گرلز اسی پیشگوئی کو بیان کرتا ہے۔ جس کے معنے ہیں ایک کلمہ اور دو لڑکیاں۔ کیونکہ میاں منظور محمدؐ کی دو لڑکیاں ہیں اور جب کلمۃ اللہ پیدا ہوگا۔ تب یہ بات پوری ہو جائے گی۔ ایک کلمہ اور دو لڑکیاں۔

(۳) **الہام نمبر ۱۰۳۱ ۱۹ رجون ۱۹۰۶ء**

میاں منظور محمدؐ کے اس بیٹے کے نام جو بطور نشان ہوگا۔ بذریعہ الہام الٰہی مفصلہ ذیل معلوم ہوئے۔

(۱) کلمۃ العزیز۔ (۲) کلمۃ اللہ خاں۔ (۳) ورڈ (۴) بشیر الدولہ (۵) شادی خاں (۶) عالم کباب (۷) ناصر الدین (۸) فاتح الدین۔ (۹) ھذا یوم مبارک۔

(بدر جلد ۲ ؁ ۲۵ صہ۳ والحکم جلد ۱۰ ؁ ۲۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لفظ پیر منظور محمدؐ صاحب کی بیان کردہ تعبیر ملاحظہ ہو الہام تذکرہ نمبر ۸۹۰ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۵ء "کیونکہ منظور محمدؐ نے رحمت اللہ کو رکھ لیا ہے۔ رحمت اللہ سے مراد خدا کی رحمت ہے۔ اور منظور محمدؐ سے مراد وہ امر ہے۔ جو محمدؐ کو منظور ہے۔ وحی الٰہی میں میرا نام محمدؐ بھی ہے۔ پس اس سے مراد مولوی صاحب کی صحت اور تندرستی ہے۔ جس کے واسطے ہم دعا کرتے ہیں۔"

حاشیہ الوصیت صفحہ ۸۔ میں تیری ہی جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا۔ اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔ اور اسی کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا۔ اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔ سو ان دنوں کے منتظر رہو۔ اور تمہیں یاد رہے۔ کہ ہر ایک کی شناخت اسی کے وقت میں ہوتی ہے۔ اور قبل از وقت ممکن ہے۔ کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے۔ یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھیرے۔ جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا ابھی ماں کے پیٹ میں صرف نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔"

(۴) **الہام نمبر ۱۱۶۷ مورخہ ۱۳ رجون ۱۹۰۷ء**

(۲) آپ کے لڑکا پیدا ہوا ہے۔ فرمایا یعنی آئندہ کسی وقت لڑکا پیدا ہوگا۔ (۳) ردّ الیہا روحہا و ریحانہا۔ یعنی تمہاری بیوی کی طرف تازگی و تازہ زندگی واپس کی گئی۔

(۵) انا نبشرک بغلام حلیم۔ ترجمہ:۔ ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔

(۷) ساقیا آمدنِ عید مبارک بادت۔

(۱) ان الہامات اور رویا میں ایک پسر کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ جس کے مختلف نام ہیں۔ جو منظور محمدؐ کے ہاں محمدی بیگم کے بطن سے ہوگا۔ اس کی پیدائش کے وقت اس کی دو ہمشیرگان اور والدہ زندہ ہوں گی۔

(۲) منظور محمدؐ کے نام کا اطلاق

الف پیر منظور محمدؐ لدھیانوی پر ہوتا ہے۔

(ب) خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا صفاتی نام بھی بیان فرمایا ہے۔

(۳) (الف) پیر منظور محمدؐ لدھیانوی کے ہاں کوئی لڑکا نہیں ہوا۔ اور آپ فوت ہو گئے۔

(ب) آپ کی دو لڑکیاں بیشک موجود ہیں۔ مگر آپ کی بیوی بھی پہلے فوت ہو چکی ہوئی ہے۔

(ج) اس لئے یہ لڑکا پیر منظور محمدؐ کے ہاں پیدا نہیں ہوا۔

(۴) (الف) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اصل نام مرزا غلام احمدؐ قادیانی ہے۔ منظور محمدؐ آپ کا روحانی یا صفاتی نام ہے۔

(ب) اس پیشگوئی کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوا۔

(ج) چونکہ منظور محمدؐ آپؑ کا روحانی نام ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جس لڑکے کی پیدائش کا ذکر پیشگوئی میں ہے۔ اس کی مادی پیدائش کا ذکر نہیں بلکہ اس کی روحانی پیدائش کا ذکر ہے۔

(د) محمدی بیگم کا نکاح آسمان پر ہوا۔ زمین پر نہیں ہوا۔ اس لئے دبھی جس لڑکے کی پیدائش کا ذکر ہے۔ اسکی پیدائش سے اسکی روحانی پیدائش مراد ہے۔

(۵) مندرجہ ذیل باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اس پیشگوئی میں مصلح موعود کی روحانی پیدائش کی خبر دی گئی ہے۔ جو نہ صرف آپکی ذریت مادی سے آپ کا بیٹا ہے۔ بلکہ ذریت روحانی سے بھی آپ کا بیٹا ہوگا۔

(الف) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو ۱۹۴۴ء میں بذریعہ رویا د بتلایا گیا۔ کہ آپ مصلح موعود ہیں۔

(ب) اس وقت آپ کی دو ہمشیرگان موجود تھیں۔ اور اب بھی بفضلہٖ تعالےٰ موجود ہیں۔

(ج) اس وقت آپ کی والدہ بھی بقید حیات تھیں اور بفضلہٖ تعالےٰ اب بھی ہیں۔

(د) آپ کی روحانی پیدائش اس وجہ سے محمدی بیگم کے بطن سے جس کا نکاح آسمان پر ہوا۔ زمین پر نہیں ہوا۔ ہوئی کہ آپ کے ہاتھ پر وہ قریباً تمام لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لے آئے۔ جو کسی نہ کسی طرح محمدی بیگم کے نکاح سے تعلق رکھتے تھے۔

پروگرام دورہ انسپکٹر صاحب بیت المال حلقہ یو۔پی (ہندوستان)

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے عہدہ داران کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمدؐ صاحب انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ماہ فروری ۱۹۵۲ء میں بغرض حسابات و وصولی چندہ دورہ کریں گے۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ متعلقہ عہدہ داران انسپکٹر صاحب موصوف سے پورا پورا تعاون فرمائیں گے۔

نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ	قیام
(۱)	شاہجہان پور	۱۶ ۲/۵۲	۵ یوم
(۲)	لکھنؤ	۲۱ ۲/۵۲	۳ یوم
(۳)	گونڈہ	۲۵ ۲/۵۲	۲½ یوم
(۴)	کانپور	۲۷ ۲/۵۲	۲ یوم
(۵)	اکبر پور	۲۹ ۲/۵۲	
(۶)	مین پوری	"	½ یوم

(ناظر بیت المال قادیان)

وصایا

ذیل کی وصایا بغرض منظوری شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو، تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

وصیت نمبر ۱۳۲۱۵ تاج الدین ولد چوہدری فضل الدین قوم گوجر پیشہ کاشتکاری عمر ۳۲ سال بیعت ۱۹۴۷ء ساکن طالب آباد ڈاکخانہ شریف آباد ضلع نواب شاہ صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ بموجودہ وقت میں میری کوئی ذاتی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ اس وقت بطور مزارعہ کاشتکاری کے کام پر ہے۔ سالانہ آمد مبلغ -/۱۰۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد تاج الدین موصی و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ طالب آباد۔ گواہ شد۔ جان محمد طالب آباد۔ گواہ شد:۔ محمد شفیع شاد طالب آباد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ

وصیت نمبر ۱۳۲۱۶ امۃ اللہ بیگم خورشید زوجہ چوہدری محمد شفیع صاحب [illegible] گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن طالب آباد ڈاکخانہ شریف آباد ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک عدد مشین سلائی قیمتی مبلغ -/۳۰۰ روپیہ حق مہر مبلغ -/۲۰۰ روپیہ۔ حق مہر کی کل رقم میرے خاوند کے ذمہ تا حال واجب الادا ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ مجھے اس وقت اپنے خاوند کی طرف سے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ کے طور پر ملتے ہیں۔ میں اپنی اس ماہوار آمد کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ العبد امۃ اللہ بیگم خورشید موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد جان محمد طالب آباد۔ گواہ شد: محمد شفیع شاد خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۳۲۱۷ نبی بخش احمدی ولد چوہدری لال دین صاحب قوم گوجر پیشہ کاشتکاری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۴۹ء ساکن گوٹھ حاجی قمر الدین جانڈیلا ڈاکخانہ مورو ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ کاشتکاری پر ہے۔ میں یہ کام مزارعہ کے طور پر کرتا ہوں۔ مجھے اس کام سے مبلغ -/۸۰۰ روپیہ سالانہ آمدنی ہوتی ہے۔ میں عہد کرتا ہوں کہ میں اپنی اس آمد کا مقررہ چندہ وصیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے خزانہ میں باقاعدہ ادا کرتا رہوں گا۔ میری مرنے کے موقعہ پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بارہ میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی۔ العبد نبی بخش احمدی موصی طالب آباد گواہ شد:۔ تاج الدین طالب آباد۔ گواہ شد: جان محمد طالب آباد

وصیت نمبر ۱۳۲۱۸ سردار بی بی زوجہ چوہدری نبی بخش صاحب قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۴۹ء ساکن گوٹھ حاجی قمر الدین جانڈیلا ڈاکخانہ مورو ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد صرف حق مہر مبلغ یکصد روپیہ پر مشتمل ہے۔ یہ کل رقم تا حال میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے حق میں کرتی ہوں مجھے اس وقت میرے خاوند کی طرف سے مبلغ پانچ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں میرے مرنے کے موقعہ پر میری جس قدر میری جائیداد ثابت ہووے اس کے بارے میں وصیت کرتی ہوں میرے مرنے کے موقع پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہووے۔ اس کے بارے میں وصیت کرتی ہوں۔ الامتہ سردار بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد نبی بخش خاوند موصیہ۔ گواہ شد تاج الدین سیکرٹری مال۔

وصیت نمبر ۱۳۲۱۱ بھاگن زوجہ چوہدری امام الدین عملی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت ۱۹۴۷ء ساکن طالب آباد ڈاکخانہ شریف آباد ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حق مہر مبلغ -/۳۰۰ روپیہ پر مشتمل ہے یہ کل رقم تا حال میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں مجھے اپنے خاوند کی طرف سے مبلغ -/۵ روپے ماہوار کے حساب سے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور عہد کرتی ہوں۔ کہ اپنے جیب خرچ کی رقم میں مقررہ چندہ وصیت باقاعدہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے خزانہ میں داخل کرتی رہوں گی۔ الامتہ بھاگن موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ تاج الدین سیکرٹری مال۔ گواہ شد۔ امام الدین عملی خاوند موصیہ نشان انگوٹھا۔

وصیت نمبر ۱۳۲۱۲ نور فاطمہ زوجہ چوہدری طالب الدین قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۴۹ء ساکن طالب آباد ڈاکخانہ شریف آباد ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حق مہر مبلغ -/۳۰۰ روپیہ ہے۔ یہ کل رقم تا حال میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے حق میں کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر میری جس قدر جائیداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کی رو سے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی مجھے اس وقت میرے خاوند کی طرف سے مبلغ دس روپے ماہوار خرچ سے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اپنی اس ذاتی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں۔ الامتہ نور فاطمہ موصیہ گواہ شد محمد شفیع شاد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گواہ شد طالب الدین خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۳۲۱۳ امۃ الجمیل زوجہ چوہدری تاج الدین قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت ۱۹۴۹ء ساکن طالب آباد ڈاکخانہ شریف آباد ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر مبلغ -/۳۰۰ روپیہ یہ رقم تا حال میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس سوا موجودہ وقت میں میرے پاس کسی قسم کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور عہد کرتی ہوں کہ حسب حالات میں اپنے جیب خرچ کا چندہ وصیت باقاعدہ ادا کرتی رہوں گی۔ کمی بیشی کی صورت میں دفتر کو اطلاع دیتی رہوں گی۔ الامتہ:۔ امۃ الجمیل موصیہ طالب آباد سندھ گواہ شد جان محمد طالب آباد۔ گواہ شد:۔ تاج الدین خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۳۲۱۴ محمد شریف ولد چوہدری فضل الدین قوم گوجر پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال بیعت ۱۹۵۰ء ساکن طالب آباد ڈاکخانہ شریف آباد ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد موجود نہیں ہے تجارت کا کام کرتا ہوں ماہوار آمد اس سے مبلغ -/۳۰ روپے ہوتی ہے میں اپنی اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے حق میں کرتا ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد محمد شریف موصی گواہ شد: جان محمد طالب آباد گواہ شد:۔ تاج الدین طالب آباد

وصیت نمبر ۱۳۲۲۷ حریم بیگم زوجہ ماسٹر احمد جان صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کنری ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے کانٹے ۳/۴ تولہ قیمت -/۷۰ روپے ہے کل میزان -/۵۷۰ روپے بنتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامتہ حریم بیگم بقلم خود گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا گواہ شد:۔ احمد جان ٹیلر ماسٹر خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۳۲۰۰ محمد شفیع ولد چوہدری لال الدین صاحب قوم جٹ گورایہ پیشہ زمینداری عمر ۴۰ سال بیعت دسمبر ۱۹۳۹ء ساکن چک ۱۶۹/7-R ڈاکخانہ کھچی والا ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ موضع آدہ سجن پور تحصیل شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ میں اندازاً پانچ گھماؤں اراضی زرعی قسم بیٹ ہے جس میں میرا ایک چوتھائی حصہ ہے۔ لیکن بوجہ تقسیم ملک میرے قبضہ میں نہیں ہے۔ بعوض اراضی زرعی قسم نہری واقعہ رقبہ چک ۱۶۹/7-R تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاولپور اس میں [illegible] کا ۱/۹ حصہ ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائیداد ہوگی اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد محمد شفیع موصی چک ۱۶۹/7-R ڈاکخانہ کھچی والا تحصیل فورٹ عباس۔ گواہ شد:۔ فیض احمد انسپکٹر بیت المال گواہ شد:۔ چوہدری محمد علی برادر موصی۔

وصیت نمبر ۹۹۶۰ عنایت اللہ ولد محمد عبد اللہ قوم [illegible] پیشہ تجارت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ خضری وزیر آباد حال جی۔ این کلکری ورکس نظام آباد وزیر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد ایک مکان بشراکت برادران واقع موضع کوٹ خضری میں ہے میں ۱/۲ حصہ کا مالک ہوں۔ جس کی موجودہ قیمت -/۱۲۰۰ روپیہ ہے۔ نیز میرا گزارہ ماہوار آمدنی پر ہے جو اندازہ مبلغ -/۴۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ اور مکان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ عنایت اللہ موصی۔ گواہ شد حکیم [illegible] حسین سیکرٹری مال۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر بیت المال ربوہ

وصیت نمبر ۱۳۲۱۰ امام الدین عملی ولد چوہدری بزرگ علی صاحب قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر ۵۴ سال بیعت ۱۹۴۷ء ساکن طالب آباد ڈاکخانہ شریف آباد ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ کاشتکاری کے کام پر ہے۔ میں یہ کام مزارعہ کے طور پر کرتا ہوں مجھے اس کام سے مبلغ -/۷۰۰ روپیہ سالانہ کی آمد نظر آتی ہے۔ میں اپنی اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے بارہ میں بھی یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد امام الدین عملی جماعت احمدیہ طالب آباد۔ گواہ شد جان محمد طالب آباد گواہ شد:۔ تاج الدین احمدی طالب آباد

وصیت نمبر ۱۳۲۲۴ عنایت اللہ ولد عالم دین قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر [illegible] بیعت ۱۹۴۷ء ساکن مدرسہ چٹھہ ڈاکخانہ کوٹ [illegible] ضلع گوجرانوالہ حال محمد آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت ماہوار آمد بذریعہ ملازمت -/۳۶ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو متروکہ جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ عنایت اللہ محمد آباد اسٹیٹ ضلع سندھ گواہ شد:۔ عبد الرحمن بقلم خود۔ گواہ شد غلام حیدر دیہاتی مبلغ حلقہ محمد آباد

وصیت نمبر ۱۳۲۲۶ امۃ العزیز زوجہ عبد المنان انور صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن کنری ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۱۰۰۰ روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ سونے کے طلائی وزن ۲ ۱/۲ تولے جس کی قیمت -/۲۵۰ روپے۔ کانٹے طلائی وزن ۱ ۱/۲ تولہ قیمت -/۱۵۰ روپے۔ چھیاں چاندی کی وزن ۳۰ تولے قیمت -/۲۵ روپیہ کل میزان معہ حق مہر -/۱۴۲۵ روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کر کے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ:۔ امۃ العزیز موصیہ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ: گواہ شد:۔ محمد اکبر اقبال کنری

وصیت نمبر ۱۳۲۳۷ عبد المنان انور ولد میاں محمد عبد اللہ قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کنری ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں میری اس وقت ماہوار آمد بذریعہ ملازمت مبلغ -/۱۳۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو میری جائیداد متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ عبد المنان انور گواہ شد:۔ ولایت محمد کنری سندھ گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۳۲۳۵ عطاء اللہ واقف زندگی ولد میاں محمد بخش صاحب قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۲/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے اس وقت ماہوار آمد وظیفہ مبلغ -/۹۵ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد:۔ عطاء اللہ واقف زندگی۔

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد: ولایت محمد سیکرٹری مال جماعت کنری سندھ

کشمیر کی سازشیں

نئی دہلی کے مشہور روزنامہ "ملاپ" نے ۱۳ فروری ۱۹۵۲ء کو مندرجہ بالا عنوان سے جو اداریہ لکھا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ بھارت کی پبلک اب کشمیر کے مسئلہ سے بہت تنگ آ گئی ہے۔ اور اس سے معلوم ہو گیا ہے۔ کہ کشمیر کے اصل مسائل سے اس کی توجہ ہٹانے کے لئے طرح طرح کے افسانے تراشے جاتے ہیں۔ چنانچہ "ملاپ" لکھتا ہے

"اس سے پہلے بھی ہم کئی بار کئی سازشوں کی کہانیاں سن چکے ہیں۔ اور ہر بار یہ کہانیاں محض کہانیاں ثابت ہوئی ہیں۔ بہت دیر نہیں ہوئی۔ جب شیخ عبداللہ نے اپنی ایک تقریر میں انکشاف کیا تھا کہ کشمیر کے سابق وزیر اعظم مسٹر رام چندر کاک ہندوستان اور کشمیر کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔ اور کشمیر کو پاکستان میں ملانے کا جتن کر رہے ہیں۔ اس انکشاف سے ہندوستان میں کافی سنسنی پھیلی۔ لوگوں نے سمجھا۔ اب جلدی ہی کچھ ہو گا۔ لیکن ہوا کچھ بھی نہیں۔ پنڈت رام چندر کاک اب بھی بمبئی میں اپنا کاروبار کرتے ہیں۔ ہندوستان کی حکومت نے ان سے کوئی بازپرس نہیں کی۔ ان کے خلاف کسی الزام کو ثابت کرنا تو درکنار کوئی الزام لگایا بھی نہیں گیا لیکن اس وقت تو ایک ہنگامہ برپا ہو گیا سازش کا ذکر کر دیا گیا۔ اور ایسے آدمی کی طرف سے کر دیا گیا۔ جو کشمیر میں سب سے زیادہ ذمہ دار ہے۔ اس کے بعد سازش کی ایک اور کہانی مشہور کی گئی۔ بتلایا گیا کہ ایک ہوائی جہاز کا پائیلٹ شیخ عبداللہ کو ہوائی جہاز میں بٹھا کر سری نگر سے لاہور لے جانا چاہتا تھا۔ قدرتی طور پر اس کہانی سے کافی سنسنی پھیلی۔ اخباروں نے مضامین لکھے۔ لوگوں نے مطالبہ کیا۔ کہ پاکستان کو اس مکروہ سازش کا جواب دیا جائے یہ بھی بتایا۔ کہ ہوائی جہاز کا یہ پائیلٹ بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس کے بعد کیا ہوا۔ یہ کسی کو پتہ نہیں۔ واقف کار حلقوں کا خواہش ہے کہ یہ تمام تر کہانی محض ایک سٹنٹ تھی۔ اغوا کی سازش کا تمام تر افسانہ یہاں گھڑا گیا۔ کہ لوگوں کی توجہ کچھ دوسری ضروری باتوں کی طرف سے ہٹا دی جائے رہیں اس سٹنٹ کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ لیکن یہ تو ایک کھلا ہوا راز ہے کہ اس وقت جس سازش کے متعلق اس قدر ہنگامہ بپا کیا گیا تھا اس کے متعلق بعد میں کبھی کچھ بتایا نہیں گیا؟"

دنیا کی نصف سے زیادہ آبادی ناخواندہ ہے

لندن (بذریعہ ایئر میل) دنیا کی نصف سے زیادہ آبادی ناخواندہ ہے۔ اور یہ تعداد بارہ سو ملین ہے دنیا کی آبادی کا یہ حصہ بہت زیادہ غریب ہے۔ اور ان کے لئے زندہ رہنا بھی محال ہے۔ ایشیا اور افریقہ میں جہاں ناخواندگی سب سے زیادہ نمایاں ہے۔ انسان کی عمر کا اندازہ تیس برس سے زیادہ نہیں کیا جا سکتا۔ حالانکہ یورپ میں یہی اندازہ اس سے دگنا ہے۔ مذکورہ بالا بیان یونسکو کے کتابچے "دیکھو اور زندہ رہو" سے لیا گیا ہے۔ یہ کتابچہ ایچ۔ ایم۔ سٹیشنری آفس لندن سے شائع کیا گیا ہے۔ اس میں یونسکو کی بارہ سالہ سکیم کا ذکر ہے۔ جس کے تحت ناخواندگی کو دور کرنے کے لئے مراکز کا جال بچھایا اور عوام کا معیار زندگی بلند کیا جائے گا۔ اور جلد ہی پانچ مراکز قائم کئے جا رہے ہیں۔ جو مشرق بعید۔ افریقہ مشرق وسطیٰ اور ہندوستان میں واقع ہوں گے۔

ان مراکز میں پانچ سو طلباء کو تعلیم دی جائے گی۔ یہ تعلیم حفظان صحت۔ صفائی۔ زراعت۔ دستکاری گھریلو بجٹ اور خواندگی پر مشتمل ہو گی۔ یہ طلباء تعلیم سے فارغ ہو کر اپنے ممالک میں جائیں گے۔ اور وہاں جا کر بھی تعلیم دوسروں کو دیں گے۔

اس منصوبے پر اخراجات کا اندازہ ستر لاکھ پونڈ ہیں چونکہ یونسکو اس قدر خرچ برداشت نہیں کر سکتی۔ اس لئے اس کے لئے اسے اپنے بجٹ کے علاوہ رقم فراہم کرنا ہو گی۔ لہٰذا تجویز کیا گیا ہے۔ کہ جونہی کوئی مرکز اچھی طرح کام کرنے لگے۔ تو اسے علاقائی نیشنل یا مقامی اداروں کے سپرد کیا جائے۔

(ب۔ ا۔ س)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو اپنے فضل و کرم سے ۱۰ جنوری ۵۲ء کو پانچواں لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کا نام امجد حسین تجویز فرمایا۔ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ وہ بچے کی درازی عمر و صحت و خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ نومولود مکرم قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی ابن قاضی عبدالرحیم صاحب بھٹی کا نواسہ ہے (خاکسار کپتان ملک خادم حسین دکرو مستگ (حسر جہلم)

اعلانِ نکاح

۲۴ دسمبر ۱۹۵۱ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میرے لڑکے عزیزم عنایت اللہ کا نکاح امۃ الحفیظ جناب مرزا بشیر احمد صاحب ایس۔ ڈی۔ او کوئٹہ کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ یہ رشتہ برکات کا موجب ہو۔ (خاکسار محمد عبداللہ ڈاکٹر، کوئٹہ)

خطبہ نمبر کے خریداران کی خدمت میں

یکم جنوری ۵۲ء سے اب تک اس نمبر سمیت (۱۷ فروری ۵۲ء) سات پرچے خطبہ نمبر کے خریداران کی خدمت میں مورخہ ۱۱ جنوری ۵۲ء، ۲۴ جنوری ۵۲ء، ۲۷ جنوری ۵۲ء، ۳ فروری ۵۲ء، ۱۳ فروری ۵۲ء، ۱۵ فروری ۵۲ء کو بھجوائے جا چکے ہیں۔

ہر خطبہ کی پیشانی پر خطبہ نمبر درج کیا جاتا ہے۔ اگر کسی دوست کو آئندہ کوئی خطبہ نمبر نہ ملے۔ تو فی الفور اسکی اطلاع دفتر ہذا کو دیدیں اور ایک شکایت اپنے حلقہ کے سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات کو تحریر فرمائیں۔ تاکہ تدارک کی کوشش کی جائے (منیجر)

اردو ہی پاکستان کی قومی زبان بن سکتی ہے !!!

عربی کانفرنس میں سردار عبدالرب نشتر کی تقریر

کراچی ۱۸ فروری۔ جمعیۃ العربیہ کی سہ روزہ سالانہ کانفرنس کے افتتاحی اجلاس کی صدارت سردار عبدالرب نشتر وزیر صنعت نے کی۔ شام کے سبکدوش سفیر جناب بہاالامیری نے کانفرنس کا افتتاح کیا۔ سردار عبدالرب نشتر نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا۔ اردو کو ہی پاکستان کی قومی ادبی اور دفتری زبان ہونا چاہیئے۔

سردار عبدالرب نشتر نے کہا یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ انگریز کی غلامی سے نجات حاصل کرنیکے باوجود ابھی تک ہمارے ملک میں انگریزی زبان رائج ہے۔ حالانکہ عوام کی خواہش اور کوشش ہے کہ اردو کو قومی زبان بنایا جائے۔

آپ نے کہا یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے کہ عربی اور اردو یا ہمارے ملک کی دیگر زبانوں کے درمیان کوئی تنازعہ ہوسکتا ہے اور اگر کوئی ایسا تنازعہ ہے تو وہ ایسے لوگوں کا پیدا کردہ ہے۔ جو حقائق کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔

سردار صاحب نے فرمایا۔ عربی ایک بلند مقام رکھتی ہے۔ کیونکہ پاکستان کو اسلامی بنیادوں پر استوار کرنے کا دعوےٰ کیا جاتا ہے۔ اس لئے ہمارے ملک کو عربی کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔

شام کے سبکدوش سفیر سید بہاء الامیری نے کانفرنس کا افتتاح کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں اس بات پر زور دیا کہ عالم اسلام میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے ہر مسلمان ملک میں عربی کو زیادہ سے زیادہ رواج دینے کی اشد ضرورت ہے

آپ نے کہا یہ قیاس قطعاً بے بنیاد ہے کہ عربی ایک مشکل زبان ہے اور پاکستانیوں کو بالخصوص اس واہمہ کو ذہن میں جگہ نہ دینی چاہیئے۔ کیوں کہ خود اردو میں عربی کے چالیس فی صدی سے زائد الفاظ موجود ہیں۔

پاکستان میں اناج کی قلت نہیں ہے؟

لاہور ۱۸ فروری:۔ پاکستان کے وزیر خوراک پیرزادہ عبدالستار نے کہا ہے کہ ملک میں اناج کی واقعی کوئی قلت نہیں۔ اور حکومت کے حالیہ اقدامات اور اس سلسلے میں عوام کے تعاون سے ذخیرہ اندوزوں کی سماج دشمن سرگرمیوں کا انسداد کیا جاسکے گا۔ جن کی وجہ سے موجودہ صورت حال پیدا ہوئی تھی۔

گندم کی نسبت چاول کے مہنگا ہونے کے بارے میں آپ نے کہا چاول کی اعلےٰ قسم کا استعمال اسراف ہے۔ معمولی قسم کے چاول جو پنجاب اور سندھ میں پیدا ہوتے ہیں۔ گندم کی جگہ استعمال کئے جاسکتے ہیں ۱۹۴۹ء میں مشرقی پاکستان کے لوگوں نے بھی چاول کی نایابی کے باعث گندم کا استعمال شروع کردیا تھا اور اس سے چاول کی قیمتوں پر خوشگوار اثر پڑا تھا۔

بقیہ صفحہ ۳ ! لیڈر

کی بناء پر اپنے مخالفین کو ٹھکانے لگانے کا جذبہ آئین اسلام کی سب سے بڑی خلاف ورزی ہے اور یہ مسلمہ امر ہے کہ اسلام نے تو اسی فتنہ کو مٹانے کے لئے نہایت مجبوری کی حالت میں تلوار اٹھانے کی اجازت دی تھی۔ جب کفار نے اسلام کو مٹانے کے لئے ظلم وستم کی حد کر دی۔ مسلمانوں کو تنگ کر کے وطن تک سے محروم کر دیا۔ اور پھر بھی ان کا پیچھا نہ چھوڑا اور تعدی پر جارحانہ اصرار کیا تو تب کہیں جا کر ؎

حق خنجر آزمانے پر مجبور ہو گیا

اور وہ بھی اس طرح نہیں کہ جہاں ان ظالم اور ستمگر کفار میں سے کوئی اکیلا دکیلا ملے وہیں اس کو قتل کردو۔ بلکہ اسکو سختی کے ساتھ منع کیا گیا۔ اور فرمایا کہ ایسے آدمی کی حفاظت کرو۔ اور اس کو اسکے مامن تک پہنچا دو۔ یہ ان کفار کے متعلق حکم تھا جن کی ستمگاریاں زمانے کے لئے خطرہ بنی ہوئی تھیں کہاں یہ تعلیم اور کہاں یہ عمل کہ ایک مسلمان اٹھتا ہے اور اپنے ہی وطن کے ایک مسلمان لیڈر کو بے دریغ گولی کا نشانہ بنا دیتا ہے۔

عالمی بنک کے نمائندوں سے ڈاکٹر مصدق کی گفت وشنید

تہران ۱۸ فروری۔ کل تیسرے پہر ڈاکٹر محمد مصدق وزیراعظم ایران کی رہائش گاہ پر ڈاکٹر مصدق اور عالمی بنک کے نمائندوں کے درمیان ابادان کے کارخانوں میں پھر سے کام شروع کرنے کے سوال پر بات چیت کی گئی۔ اجلاس میں مشترکہ تیل کمیشن کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ اس ملاقات میں ایک مشترکہ کمیٹی بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔ جو تیل سے متعلق مسائل کو طے کرنے میں مدد دے گی۔

آج ڈاکٹر محمد مصدق کو شہنشاہ ایران کی طرف سے ایک خاص مکتوب ملا ہے۔ جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ بنک کے نمائندوں سے گفت وشنید کا سلسلہ منقطع نہ کیا جائے

ڈاکٹر مصدق اور بنک کے نمائندوں کے درمیان گفت وشنید گزشتہ چھ روز سے جاری ہے لیکن اس کی تفصیل کے متعلق قطعاً کچھ معلوم نہیں ہوسکا

مغربی طاقتوں کو اسلامی ممالک کے متعلق اپنا رویہ تبدیل کرنا چاہیئے

احتفال علمائے اسلام کا سہ روزہ اجلاس ختم ہوگیا

کراچی ۱۸ فروری۔ آج علمائے اسلام کی سہ روزہ کانفرنس ختم ہوگئی۔ آخری اجلاس کی صدارت سید سلیمان ندوی نے کی۔ کانفرنس نے جو قراردادیں منظور کیں ان میں نوآبادیاتی طاقتوں کو انتباہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ اسلامی ملکوں کے متعلق اپنے رویہ میں تبدیلی کریں — قراردادوں میں کہا گیا ہے کہ مغربی طاقتوں کو بالخصوص فلسطین ایران، کشمیر، مصر، طونس اور مراکش میں ظلم واستبداد کی پالیسی کو فوراً ترک کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ اگر انہوں نے یہ روش جاری رکھی تو امن عالم خطرے میں پڑ جائے گا۔

سید سلیمان ندوی نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا۔ مسلمان ملکوں اور بالخصوص ان ممالک کے علماء کو عمل کی طرف زیادہ توجہ مبذول کرنی چاہئے انہیں چاہیئے کہ وہ صرف اسلامی فرائض کی انجام دہی کی تلقین ہی نہ کریں۔ بلکہ ان کی تکمیل کے لئے عمل وسائل بروئے کار لائیں۔

برطانیہ میں سڑکوں کے حادثات

لندن ۱۸ فروری۔ برطانیہ میں سڑک کے حادثات میں اس قدر تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے کہ سڑک کی حفاظت کے ماہرین کو تشویش ہو رہی ہے۔

حادثات کے انسداد کی رائل سوسائٹی نے کہا ہے کہ ۱۹۵۱ میں حادثات کی مجموعی تعداد ۱۹۵۰ کے اعداد سے غالباً آٹھ فی صدی زیادہ ہے۔ اور اندازہ لگایا ہے کہ گزشتہ سال مجموعی طور پر سڑکوں کے حادثات کی تعداد ۲۱۷،۰۰۰ تھی۔ جن میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۵۲۰۰ رہی۔ (استار)

ملکہ الزبتھ کے نئے سکے جلد ہی جاری ہوجائیں گے

لندن ۱۸ فروری۔ ملکہ الزبتھ ثانی کی تخت نشینی کے بعد شاہی ٹکسال کے ماہرین نئے سکوں کے متعلق غور کر رہے ہیں۔ جنہیں جلد ہی جاری کرنا ہوگا — برطانی سکوں کے ڈیزائن مشہور آرٹسٹ ایک ماہر مشاورتی کمیٹی کی نگرانی میں تیار کرتے ہیں۔ اس کمیٹی میں سکوں کے آرٹ اور صنعتی ڈیزائنوں کے ماہرین کے علاوہ حکمران کا ایک ذاتی نمائندہ بھی شامل ہوتا ہے۔ اور پیش ہونیوالے ڈیزائنوں میں سے ملکہ اپنی پسند کے مطابق ڈیزائن خود منتخب کریں گی۔ یہ امر یقینی ہے کہ ایڈورڈ ہشتم کی جاری کردہ روایات کے مطابق سکوں پر نیا ... پہلو شہرہ بھی شامل کیا جائے گا۔ (استار)

جاپان کی صنعت جہاز سازی

لندن ۱۸ فروری۔ ماہ اکتوبر سے جنوری تک جاپانی جہاز سازوں کو غیر ملکی کمپنیوں سے تین لاکھ ٹن کے ۱۴ تیل بردار جہازوں کے آرڈر موصول ہوئے ہیں۔

بنک آف ٹوکیو کے ہفتہ وار ریویو میں بتایا گیا ہے کہ جاپانی جہاز سازوں اور انجینیروں کی قابلیت کا لوہا دنیا نے مان لیا ہے۔ اسکے علاوہ ایک اور اہم بات یہ ہے کہ جاپانی کارخانے ۱۳ سے لے کر ۲۲ ماہ کے اندر آرڈر مکمل کر دیتے ہیں۔ اس لئے یورپی کارخانوں کے مقابلہ پر جاپان کو کافی آرڈر موصول ہو رہے ہیں (استار)

— زیارپور ۱۸ فروری۔ صوبائی وزیر تعمیرات مسٹر حسن علی نے عوام کو قائداعظم کے [illegible]

یوم مصلح موعود کی تقریب پر جلسہ

مورخہ ۲۰ فروری بروز بدھ بعد نماز مغرب یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر جماعت احمدیہ لاہور اور احمدیہ انٹر کالیجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کا ایک مشترکہ جلسہ تعلیم الاسلام کالج ہال میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لا کر مستفیذ ہوں۔